رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۴۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اِک دن دیکھنا (عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) میں بھی اک نورانی چہرے کے پر ستارے ہیں

خدا تعالیٰ نے اِس بات کے ظاہر کرنے کیلئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ... لیکن پھر بھی ... لوگ نہیں مانتے۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷)

الفضل

چندہ ساڑھے چار روپے
چندہ مقامی خریدار ۱) ...

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی خط و کتابت بنیجر الفضل قادیان
دارالامان ضلع گورداسپور بنام ہو
چندہ غیر ممالک سے سات روپے (معہ ...)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۲	مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۵ء مطابق ۲۵ ماہ صفر ۱۳۳۳ سنہ ہجری	نمبر ۹۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی صحت خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت اچھی ہے۔ احباب دُعا میں مشغول رہیں ✤

حضور نے خطبہ جمعہ میں صدقہ دینے کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔ کیونکہ طاعون کے پھیلنے کے دن ہیں۔ یہاں ساٹھ روپے کے قریب جمع ہوئے۔ جو کہ مساکین اور غربا میں تقسیم کئے گئے ✤

مبلّغین کی ایک خاص جماعت جس میں داخل ہونیوالے طلباء کا سارا وقت پڑھائی میں ہی صرف ہو گا۔ مکمّل گئی ہے۔ اور پڑھائی باقاعدہ شروع ہو گئی ہے۔ اس وقت تک ۸ لڑکے داخل ہو چکے ہیں ✤

تازہ خبریں

(لنڈن ۹ جنوری) پیرس۔ باربرداری کا ایک بڑا ترکی جہاز اس مقام پر جہاں سے باسفورس شروع ہوتا ہے۔ ایک سُرنگ سے غرق ہو گیا۔ اور ترکی جہاز مجیدیہ کا ایک طلایہ جہاز سوپ اور طرابزوں کے درمیان غرق کر دیا گیا۔ رُوسی کروزر مرکوریاہ ایک تباہ کن کشتی نے "مجیدیہ" پر حملہ کیا۔ جو بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اگرچہ اُسے رُوسی کروزر کا گولہ لگا ✤

لارڈ کریو نے سکاربرو کے حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ معاہدہ ہیگ کی خلاف ورزی کا انتقام لیا جا سکتا ہے مگر اس کے انتقام کی یہ صورت نہیں کہ ہم بھی بے تمیزی سے کام لیکر اسی قسم کے ڈاکے ڈالیں۔ اور اُمید ہے۔ کہ بلجیم کے مظالم کی طرح بالآخر ان مظالم کا بھی ظالموں کو خمیازہ بھگتنا پڑے گا ✤

(لنڈن ۹ جنوری) ملک معظم آج برائٹن میں ہندوستانی مجروحین کا ملاحظہ فرمائیں گے ✤

لنڈن ۹ جنوری) پیرس میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی وزیراعظم کا بیٹا جو ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے فرانسیسی فوج میں لڑ رہا تھا۔ جرمن خندقوں پر حملہ کرنے کے دوران میں مارا گیا ✤

(لنڈن ۹ جنوری) پیرس کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سائسان کے شمال کو ہمنے ایک جرمن مورچہ پر قبضہ کر لیا۔ اور جرمن خندقوں کی دو قطاروں پر یکے بعد دیگرے قبضہ کر کے تیسری قطار تک جا پہنچے جرمنوں نے تین مرتبہ حملہ کیا۔ جو ناکام رہا۔ ہاٹ چیواچی واقعہ ارگون پر جرمنوں کے ایک شدید حملہ سے ہمارے محاذ کو جس کی لمبائی ایک کیلومیٹر تھی۔ پسپا ہونا پڑا۔ لیکن ہم نے جوابی حملہ کر کے اپنی پہلی جگہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ✤

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

جنگِ یورپ

کارڈینل مرسیر کی گرفتاری ۔ (لنڈن ۷۔ جنوری) برلن کے ایک نیم سرکاری بیان میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ کارڈینل مرسیر کو یہ اختیار حاصل تھا کہ مغربی آبادی کو تشفی اور اطمینان دلائے مگر اُسے اس قسم کی چِٹھی میں جس کا مذہبی اُمور سے تعلق تھا سیاسی تنازعہ کا ذکر کرنا جائز نہ تھا ٭

(لنڈن ۸۔ جنوری) سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یونین گورنمنٹ کی سپاہ نے ۵ر ماہ حال کو شوٹ درفٹ پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کے ۵۔ آدمی مجروح ہوئے ۔ غنیم دریائے اورنج کو عبور کر کے بھاگ گیا ۔ اور کشتیوں کے پُل کو اور کشتیوں کو تباہ کر کے دریا کے شمالی کنارہ پر ٹھہر ا ٭

(لنڈن ۹۔ جنوری) برطانیہ عظمےٰ نے امریکہ کی یادداشت کا جواب دیدیا ہے جو یکشنبہ کو اشاعت پذیر ہوگا ٭

(لنڈن ۹۔ جنوری) ملبورن۔ آسٹریلیا کے تمام حصوں میں رنگروٹوں کی بھرتی کا کام ثابت قدمی سے ترقی پذیر ہے ٭

(لنڈن ۸۔ جنوری) موسیو پوانکاری نے اس حکمنامہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کی رُو سے تمام فرانس میں شراب افسنتین اور اسی قسم کی دیگر شرابوں کی فروخت کی ممانعت کر دیگئی ہے ۔ نیز حکم دیا گیا ہے کہ آیندہ شراب کی فروخت کے لئے کوئی نئی دکان کھلنے نہ پائے ٭

(لنڈن ۸۔ جنوری) دورازو کا تار مظہر ہے ۔ کہ اسد پاشا نے معتدبہ جمعیت کے ساتھ باغیوں پر حملہ کر کے سیمول کی پہاڑی پر قبضہ کیا اور فتح پائی ٭

(لنڈن ۹۔ جنوری) واشنگٹن ۔ سینٹ کی فوجی کمیٹی نے اس مسودہ قانون کو پاس کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ جس کے رُو سے صیغہ جنگ کے سکرٹری نے فوج میں ۲۶ ہزار اشخاص کے اضافے کی سفارش کی تھی ٭

(لنڈن ۹۔ جنوری) بنک آف انگلینڈ نے امپیریل گورنمنٹ کی منظوری سے ۵ فیصدی شرح سود پر ایک کروڑ پونڈ کے فرانسیسی خزانہ کے تمسکات کے لئے درخواستیں لینا منظور کر لیا ہے ٭

(لنڈن ۷۔ جنوری) مانٹریل ۔ کینیڈین پیسفک جہاز ران کمپنی کے جہاز مارچ کے مہینے میں بحر الکاہل میں پھر آمد و رفت شروع کر دینگے ۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ سمندر اب غنیم کے جہازوں سے پاک صاف ہوگیا ہے ٭

(لنڈن ۹۔ جنوری) لنڈن گزٹ نے اعلان کیا ہے ۔ کہ فیلڈ مارشل بیرن میتھیین مستقل طور پر مالٹا کے گورنر مقرر ہوئے ہیں ٭

(لنڈن ۹۔ جنوری) دیوان خاص میں وائیکاونٹ ہیلڈین نے ایک پُر جوش تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ برطانیہ کا بحری اور فوجی نظام ایسا بنایا گیا ہے ۔ جس میں وسعت کی گنجایش ہو اہل کچنر اب اس مدعا کی تکمیل کر رہے ہیں ۔ اور ہر شخص کا فرض ہے کہ کامیابی کو تیقن کے درجہ تک پہنچانے کے لئے اپنی ہر چیز صرف کر دے ۔ وائیکاونٹ ہیلڈین نے اس بڑی سی کامیابی پر مسرت کا اظہار کیا کہ لوگ اپنی مرضی سے بھرتی ہوتے ہیں ۔ اور اپنا یقین ظاہر کیا کہ یہ طریقہ تمام ضروریات کو پورا کر دیگا ۔ تاہم اگر جبری قومی خدمت ضروری ہے ۔ تو اسے اختیار کرنا چاہیئے ۔ وائیکاونٹ ممدوح نے مشرقی اور مغربی رزمگاہوں میں اتحادیوں کے درمیان گفت و شنید کے مضبوط وسائل کا ذکر کیا ۔ برطانیہ عظمیٰ نے بہترین ساز و سامان کی فراہمی میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ٭

(لنڈن ۹۔ جنوری) پیٹروگریڈ ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ قصبات سکھا اور مغلی کے قرب و جوار میں خونریز لڑائی جاری ہے ۔ جرمنوں نے شدید نقصانات کا متحمل ہونے کے باوجود کئی مقامات پر جان توڑ حملے کئے ۔ اور ہماری بعض اگلی خندقوں پر انہوں نے عارضی قبضہ کر لیا مگر ہم نے بنوک سنگین انہیں وہاں سے نکال دیا ۔ علاقہ بوکھووینا میں مسلسل جنگ سے روسی ایک ہفتے کے اندر ۸۰ میل بڑھ گئے ۔ اور اس سلسلہ کوہستان پر جا پہنچے ہیں جو بوکھووینا کو ہنگری سے جدا کرتا ہے ۔ نیز انہوں نے ۱۰۰۰ اسیرانِ جنگ اور بہت سا مال غنیمت چھینا ہے ٭

(لنڈن ۷۔ جنوری) پیٹروگراڈ کا سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ ہماری سپاہ نے دفعتہً مقام پریسیتر پر حملہ کیا جو طلادا کے علاقہ میں واقع ہے ۔ اور دشمن کی قریباً تمام جمعیت کا سنگینوں سے کام تمام کر دیا ۔ اور کسی قدر آدمی بھی گرفتار کر لئے ۔ میدان جنگ کے دیگر حصوں میں خفیف معرکے ہوئے بوکووینا میں ہماری ترقی جاری رہی ۔ اور لڑائی کے بعد ہم نے چار قصبوں پر قبضہ کر لیا ۔ جنہیں سے دو ٹرانسلوینیا کی طرف جانے والی سڑک پر واقع ہیں ٭

(لنڈن ۷۔ جنوری) فرانس کے میدان جنگ میں گیری بالڈی کے دو پوتوں کے کام آنے سے اٹلی میں سخت جوش پھیل گیا ہے ۔ انمیں سے جب ایک کا تابوت جنیوا میں پہنچا تو باشندوں نے عظیم مظاہرہ کیا ۔ اور جرمنی کو تباہ کرو اور فرانس زندہ باد کے نعرے بلند ہوئے پولیس نے اس مظاہرے کو دبانے کی بے سود کوشش کی اور گیری بالڈی کے دستہ کے ایک سپاہی نے جو جھنڈا ہاتھ میں لے رکھا تھا اُسے گرفتار کر لیا مگر ہجوم نے پھر اُس جھنڈے کو چھین لیا ۔ روما میں کثیر التعداد لوگ تجہیز و تکفین کے مراسم میں شریک ہوئے ٭

(روما ۔ ۹۔ جنوری) جرمنی نے پوپ کو مرسیر کے حادثہ کے متعلق جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ جرمن حکام نے کارڈینل مرسیر کو نہ تو گرفتار کیا تھا نہ اپنے محل میں محبوس کیا تھا ۔ بلکہ جن حکام کو امن و امان قائم رکھنے کے نازک فرض کی سرانجام دہی سپرد کی گئی تھی انھوں نے کارڈینل موصوف سے نہایت ادب و احترام کے ساتھ صرف اس قدر درخواست کی تھی کہ ایسے طرز عمل سے باز رہیں جس سے قیام امن کے کام میں مشکلات پیدا ہوں اور لوگوں کی جانیں معرض خطر میں پڑیں ۔ اور ناحق کی خونریزی ہو ٭

(لنڈن ۸۔ جنوری) جرمنی کے پانچویں جیش کے کمانڈر نے ایک ٹھیکیدار کو جو مچھلیاں فروخت کرتا تھا ۔ اس بات پر سخت ملامت کی کہ وہ اس قسم کا نوٹ پیپر استعمال کرتا تھا جس کے عنوان میں انگریزی کے چند الفاظ چھپے ہوئے تھے اور کہا کہ اس قسم کے نوٹ پیپر کا استعمال کرنا ناروا ہے ۔ کیونکہ اس سے جرمن وقار کی توہین پائی جاتی ہے ٭

اسی جرنیل کے ایک اور حکم سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ جرمن سپاہ کے بعض افسروں کی اخلاقی اور دماغی حالت کس قسم کی ہے جرنیل مذکور نے سپاہیوں کو ایک مکتوب کی خریداری سے منع کیا ہے جسے ایک قسم کے تعویذ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ۔ اسمیں چند غیر مربوط اشعار درج ہیں اور ۳ شلنگ کو فروخت کیا جاتا ہے اس مکتوب کو سپاہی تعویذ کے طور پر اپنے پاس رکھتے ہیں ۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ جس کے پاس یہ تعویذ ہو اُسے مصیبت اور تباہی سے محفوظ رکھتا ہے ٭

لنڈن ۹ر جنوری ۔ پیٹروگریڈ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے ۔ ہمارے کروزروں اور تباہ کن کشتیوں نے سنوپ کے قریب پہنچ کر ۴ر ماہ حال کو ایک ترکی کروزر اور فوجی باربرداری کا جہاز دیکھا جو فوراً بھاگ نکلے ۔ ہم نے موخر الذکر کو غرق کر دیا ۔ الّا ترکی کروزر بچکر بھاگ گیا ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۲ - جنوری سنہ ۱۹۱۵ع

گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں اُن لوگوں کو

کیا ہی مقدس و مطہر و مزکّی قلب تھا جس سے یہ صدا نکلی - ع

گالیاں سُن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اور نکل کر اکناف عالم میں امن و سلامتی پھیلا گئی - نرمی کے جواب میں نرمی ایک معمولی بات ہو - اور گالیاں سُنکر خاموش ہو رہنا یہ البتہ ایک عزم کی بات ہو مگر اس سے بڑھ کر یہ درجہ ہے کہ خصم کو گالیاں سن کر اُسے دُعائیں دی جائیں - اے خدا کے مبارک مسیح تجھ پر سلام - اے خدا کے برگزیدہ نبی تیری روح پُر فتوح پر درود - یہ تیرا ہی دل گردہ اور تیرا ہی حصہ تھا کہ تو گالیاں سُن کے دُعائیں دیتا ہے - غور کرنے کی بات ہے کہ ایک شخص آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہے اور قریب ہے کہ اس میں گر پڑے - ایک خیر خواہ اُٹھتا ہے - اور دوڑ کر اُسے اپنی طرف بلاتا ہے - خطرے سے آگاہ کرتا ہے - اس کے جواب میں وہ نالائق وہ سفیہ ناحق شناس اپنے ناصح امین اپنے نجات دہندے کو گالیاں سُناتا ہے - مگر وہ بزرگ وہ ستودہ بارگاہ علم یزل اس کی کچھ پروا نہیں کرتا - اپنے دل پر ذرا میل نہیں لاتا - اور اس کی گالیوں کے بدلے میں اُسے دعائیں دیتا ہے - سبحان اللہ و بحمدہ - یہ حوصلہ یہ تحمل یہ حلم یہ نیازمندی صرف نبیوں ہی میں ہو سکتی ہے یا ان مبارک و مقدس قلوب میں جنہیں خدا تعالیٰ خود اپنے ہاتھ سے پاک کرے - لیکن بعض نادان انہی ہادیان راہ ہدیٰ پر جن کا ذکر ہم نے کیا گالیاں دینے کا الزام لگاتے ہیں - اس کا بہترین جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے قلم سے دیا ہے:

"بڑے دھوکہ کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت میں سمجھ لیتے ہیں - اور ان دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے - بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حقگوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے - دشنام دہی تصوّر کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے - اور اگر ہر ایک سخت اور آزار دہ تقریر کو محض بوجہ اس کے مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے دشنام کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑیگا کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پُر ہے × × × × × × × مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سُنا سُنا کر اُن پر لعنت بھیجتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے - اولٰئك عليهم لعنة الله والملائكة والناس اجمعين خالدين فيها - الجزو ۲ سورة بقر - اولٰئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون - الجزو نمبر ۲ - ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے - لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے - جیسا کہ فرماتا ہے - ان شر الدواب عند الله الذين كفروا - ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر رکھا - اور ابوجہل تو خود مشہور ہے - ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں جیسا کہ فرماتا ہے - فلا تطع المكذبين ودوا لو تدهن فيدهنون ولا تطع كل حلاف مهين هماز مشاء بنميم مناع للخير معتد اثيم عتل بعد ذلك زنيم سنسمه على الخرطوم - دیکھو سورہ القلم الجزو نمبر ۲۹ - یعنی تو ان مکذبوں کے کہنے پر مت چل جو بدل اس بات کے آرزو مند ہیں کہ ہمارے معبودوں کو بُرا مت کہو - اور ہمارے مذہب کی ہجو مت کرو تو پھر ہم بھی تمہارے مذہب کی نسبت ہاں میں ہاں ملاتے رہیں گے - انکی چرب زبانی کا خیال مت کرو یہ شخص جو مداہنہ کا خواستگار ہے جھوٹی قسمیں کھانے والا اور ضعیف الرائے اور ذلیل آدمی ہے - دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا اور سخن چینی سے لوگوں میں تفرقہ ڈالنے والا اور نیکی کی راہوں سے روکنے والا - زناکار اور باایں ہمہ نہایت درجہ کا بدخلق اور ان سب عیبوں کے بعد ولد الزنا بھی ہے - عنقریب ہم اس کے اس ناک پر جو سُور کی طرح بہت لمبا ہو گیا ہے داغ لگا دینگے یعنی ناک سے مراد رسوم اور ننگ و ناموس کی پابندی ہے جو حق کے قبول کرنے سے روکتی ہے × × × × × × ×

اس جگہ ایک نہایت عمدہ لطیفہ یہ ہے کہ ولید بن مغیرہ نے نرمی اختیار کرکے چاہا کہ ہم سے نرمی کا برتاؤ کیا جائے اس کے جواب میں اس کے تمام پردے کھولے گئے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مومنین سے مداہنت کی امید مت رکھو × × × × × مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا مقدس لوگ پہلے درجہ کے غیر مہذب تھے - کیا زمانہ حال کی موجودہ تہذیب کی بُو اُنکو بھی نہیں پہنچی تھی؟ اس سوال کا جواب ہمارے سید و مولیٰ مادر و پدرم براو فدا باد - حضرت خاتم المرسلین سید الاولین والآخرین پہلے سے دے چکے ہیں - اور وہ یہ ہے کہ جب یہ آیتیں اُتریں کہ مشرکین رجس ہیں - پلید ہیں - شر البریہ ہیں - سفہا ہیں اور ذریت شیطان ہیں اور ان کے معبود وقود النار اور حصب جہنم ہیں تو ابوطالب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے - اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی - تو نے اُنکے عقلمندوں کو سفیہ قرار دیا اور انکے بزرگوں کو شر البریہ کہا اور انکے قابل تعظیم معبودوں کا نام ہیزم جہنم اور وقود النار رکھا - اور عام طور پر ان سب کو رجس اور ذریت شیطان اور پلید ٹھہرایا - میں تجھے خیرخواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آجا ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا کہ اے چچا یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے - اور یہی تو کام ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں - اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں × × × × × × × ×

حاصل کلام یہ ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کے اعتراض کا خود اپنی زبان مبارک سے جواب دیا در حقیقت وہی جواب ہر ایک معترض کے ساکت کرنے کے لئے کافی و وافی ہے کیونکہ دشنام وہی اور چیز ہے اور بیان واقعہ کا گو وہ کیسا ہی تلخ اور سخت ہو دوسری شے ہے۔"

اس کو پڑھ لینے کے بعد ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ گالی کیا چیز ہے اور حق کی مرارت اور امر واقعہ کیا چیز۔ قرآن شریف میں ایک طرف لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم۔ (نہ گالیاں دو اُنکے معبودوں کو جنہیں یہ خدا کے سوا پکارتے ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کو اس ضد میں حماقت سے گالیاں دینگے) کا ارشاد ہے۔ اور دوسری طرف انہی بتوں اور انہی معبودوں کے حق میں حصب جہنم، رجس کے الفاظ مذکور ہیں۔ وہ قرآن پڑھنے والوں سے مخفی نہیں۔ ایک طرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سبّاب نہیں لعّان نہیں۔ اور دوسری طرف ہم قرآن مجید کی بعض آیات اور صحیح احادیث کی بعض عبارات پڑھتے ہیں کہ ان میں ایسے الفاظ ہیں جو اگر خلاف واقعہ ہوں تو صریح گالیاں ہیں۔ اور قنوت کی دعاؤں میں صاف اللّٰھم العن اللّٰھم العن موجود۔ پھر سوچو اگر کسی کو کافر کہنا یا جاننا۔ فاسق کہنا یا جاننا گالی تھی تو قرآن مجید میں کیوں حکم ہوتا ہے۔ قل یا ایھا الکفرون۔ اور کیوں فرماتا ہے باری تعالیٰ لقد کفر الذین قالوا اور اولئک ھم الفاسقون۔ ع

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

بات یہ ہے کہ یہ اصطلاحی الفاظ ہیں۔ سات اصول ہیں۔ جو ان میں سے ایک کا منکر ہو۔ اس پر کفر کا اطلاق ہوگا۔ اور جو خلافت کا منکر ہو اس پر فسق کا۔ یہ کوئی گالی نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مخاطب اس امر حق سے بغاوت کرتا ہے جو متکلم کے نزدیک حجج قاہرہ و دلائل باہرہ سے ثابت ہے۔ اور مخاطب اس حلقۂ اطاعت سے باہر ہے۔ جس میں وہ متکلم ہے باقی دوزخ و بہشت کی چابیاں تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ کسی انسان کے قبضہ میں نہیں۔ یہاں تک تو اس مسئلہ پر گفتگو تھی کہ گالی کیا چیز ہے۔ اب مجھ مصر عنہ ان کی نسبت اپنے احباب سے کچھ عرض کرنا ہے جو انشاء اللہ اگلے نمبر میں۔ ؛

قرآن شریف کی صداقت کا اعتراف مسیحی محققین کی زبان سے

اس وقت تمام دنیا میں صرف قرآن شریف ہی وہ صحیفہ ہے۔ جو ہر ایک اس شخص سے جو اس پر غور و فکر کرتا ہے اپنی صداقت منوا لیتا ہے۔ عیسائی مذہب کے متعصب پیروؤں نے گو قرآن شریف کی خوبیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے کئی حیلے کئے۔ لیکن واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون کے ماتحت انہیں خائب و خاسر ہی ہونا پڑا۔ اور اسی قرآن نے ان کے ہاتھوں سے اپنی صداقت کا خراج وصول کر لیا۔ ہم ذیل میں مختصر دلیل سے چند ایک یوروپین محققین کی راؤں کا خلاصہ درج کرتے ہیں جو کہ انہوں نے قرآن شریف کی نسبت لکھی ہیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن شریف کی انکی نظروں میں کیا وقعت اور عزت ہے ؛

۱۔ "واشنگٹن ارونگ نے "سیرت محمد صلعم" لکھا ہے "قرآن میں نہایت بلند۔ سفید اور پُر از اخلاص خیالات مندرج ہیں"۔

۲۔ جی سیل ترجمۂ قرآن کے دیباچہ میں لکھتا ہے "قرآن شریف کے متعلق تمام دنیا کو اعتراف ہے۔ کہ وہ انتہا درجہ کی فصیح اور بے عیب زبان میں لکھا گیا ہے۔ اور یہ مسلّم ہے کہ اس کی زبان عربی زبان کا معیار ہے۔

۳۔ ہربرٹ لیکچرز میں یہ فقرات موجود ہیں۔ "اسلامی قانون قابل تعریف اصول پر مشتمل ہے اور زیادہ قابل تعریف یہ امر ہے کہ اسے ان اصول کی تعمیل وہ تمام وہی کی زبردست حمایت میں کامیابی حاصل ہوئی ہے"۔

۴۔ اڈمنڈ برک نے "ایمپیچ منٹ آف وارن ہیسٹنگز" میں قرآن کریم کی بڑی تعریف کی ہے اور لکھا ہے۔ اسلامی قانون ایک تاجدار سے لیکر ادنیٰ ترین افراد رعایا تک کو حاوی ہے۔ یہ ایک ایسا قانون ہے۔ جو ایک معقول ترین علم فقہ پر مشتمل ہے۔ جس کی نظیر اس سے پیشتر دنیا پیش نہیں کر سکی"۔

۵۔ "پاپولر انسائیکلو پیڈیا" جلد ہشتم کے صفحہ ۳۲۶ میں مسطور ہے کہ قرآن کریم کی زبان فصیح ترین عربی خیال کی جاتی ہے۔ اور اس میں طرز بیان اور شاعری کی ایسی خوبیاں موجود ہیں کہ اس کی نظیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کی اخلاقی تعلیم بالکل خالص ہے اور جو شخص پوری طرح اس پر کاربند ہو۔ وہ نیک زندگی بسر کر سکتا ہے"۔

۶۔ ڈاکٹر کینن اَیزک نے ۱۸۸۷ء بحیثیت صدر نشین کلیسیائے انگلستان ایک تقریر کی تھی۔ جو اسی زمانہ میں لنڈن ٹائمز میں شائع ہوئی تھی اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے۔ "اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے۔ جو تمدن کا جھنڈا اُڑاتا ہے۔ جو تعلیم دیتا ہے کہ انسان جو نہ جانتا ہو اس کو سیکھے۔ جو بتاتا ہے کہ صاف کپڑے پہنو اور صفائی سے رہو جو حکم دیتا ہے کہ استقلال و استقامت و عزت نفس نہایت لازمی فرض ہے۔ یہ خیر و دین اسلام کے فوائد و منافع یقینی ہیں۔ اور اس کی خصوصیات شائستگی و تمدن کی سب سے بڑی بنیاد بلکہ ارکان اعظم ہیں"۔

۷۔ فرانس کے سب سے مشہور پادری ڈاکٹر لوزان فرماتے ہیں۔ "جدید علمی اکتشافات میں وہ تمام مسائل ہیں جن کو ہم نے اپنے علم کے زور سے حل کیا ہے یا ہنوز وہ زیر تحقیق و نظر ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جو تعلیمات قرآنی کے مخالف ہو۔ ہم عیسائیوں نے عیسائیت کو علم و سائنس کے ہم آہنگ و ہمنشین بنانے میں اب تک جتنی کوششیں کی ہیں۔ اسلام و قرآن میں یہ سب کچھ پہلے موجود ہے اور پوری طرح سے موجود ہے"۔

۸۔ شمالی نائجیریا کی شاہی مجلس میں ڈاکٹر موڈل نے کچھ روز ہوئے ایک معرکۃ الآرا تقریر کے دوران میں بیان کیا تھا :-

"اسلام کی طاقت قرآن شریف پر مبنی ہے۔ جو اپنی جلد میں پارلیمنٹ۔ قانون۔ حقوق۔ عظمت ان سب کو جمع رکھتا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان کتاب ہی نہیں ہے۔ بلکہ ایک شاندار اجتماعی قانون بھی ہے۔ سخت غلطی ہوگی۔ اگر اہل نظر اس کی طاقت کا اعتراف نہ کریں جس نے اپنے پیروؤں کے جھنڈے فلک الافلاک تک پہنچا دیئے اور افریقہ کے بربروں میں ایسی تمدنی روح پیدا کی۔ اپنے پاکیزہ احکام و اعلیٰ تعلیمات کا ان کو ایسا خوگر بنا یا کہ ان کی ہمسایہ قومیں جو مسلمان نہیں ہیں۔ کسی طور و طریق میں بھی ان کے ہم رنگ نظر نہیں آتیں"۔

۹۔ بوسورتھ سمتھ اپنی تالیف "سیرت محمد" میں اعتراف کرتے ہیں کہ "تاریخ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا خوش نصیب کوئی دوسرا انسان پیش نہیں کر سکتی۔ وہ ایک قوم اور ایک سلطنت کے ساتھ ہی ایک مذہب کا بانی تھا۔ وہ بے علم تھا۔ اور مشکل نوشت و خواند کے قابل تھا تاہم وہ ایک ایسی کتاب کا مصنف ہوا ہے کہ جو نظم بھی ہے ضابطہ قوانین بھی ہے اور دعاؤں کا مجموعہ بھی ہے۔ اور بحیثیت مجموعی ایک مذہبی کتاب بھی ہے۔ اور جس کی صداقت و دانش و فصاحت کا معجزہ ہونے کی حیثیت سے نوع انسان کا چھٹا حصہ دل سے عزت کرتا ہے۔ محمد (فداہ روحی) ... [illegible]

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللهِ

الاسلام

انما الاعمال بالنیات

مسلم کی زندگی محض اللہ کے لئے ہے۔ جب مسلم اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو قابل عبادت اور پرستش نہیں سمجھیگا۔ وہ تو اسی وقت سے اپنے جذبات۔ خیالات۔ ارادے۔ اقوال اور افعال اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کر دیتا ہے۔ اور اپنا کچھ بھی نہیں رکھتا اسلام کامل انقیاد اور اطاعت کا نام ہے۔ مگر طبعاً یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلم اپنے تئیں کس کا منقاد اور مطیع بناتا ہے۔ بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔ ہاں بلاریب اس کو بہشتی زندگی ملتی ہے۔ جو اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور وہ نیک اعمال اس طرح سے بجالاتا ہے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے سو اس کو اس کی مزدوری اسکے رب کے پاس سے ملیگی۔ وہاں پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ غم کرینگے یہ ہے جنتیوں کی زندگی اور یہ ہے اعلیٰ کامیابی۔ اور یہی انسانی پیدائش کی علت غائی ہے مبارک ہیں وہ جو اس کو حاصل کرلیں۔ اور اپنے رب سے رضامندی کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔ نجات کسی موہوم کفارہ سے نہیں ملتی نجات کسی چکر میں دور کرنے سے عطا نہیں ہوتی۔ ہر ایک شخص اسی وقت نجات کے قابل بنتا ہے۔ جبکہ وہ اپنی صلیب خود اپنے کندھوں پر اٹھاتا ہے۔ اسلام کیا ہی پاک مذہب ہے۔ فطرت سلیم اور عقل مستقیم اس سے انکار کرنے کی گنجایش نہیں رکھتے۔

ہم دنیا کی اشیاء میں دیکھتے ہیں کہ جتنی کوئی چیز عظیم الشان اور بڑی ہوتی ہے۔ اتنی ہی بڑی محنت اور سعی اس کے لینے کی جاتی ہے۔ اور بغیر کسی زبردست کوشش اور قربانی کے اس کا حصول آسان نہیں ہوتا۔ ایم۔ اے پاس کرنا کوئی معمولی سی کوشش کا محتاج نہیں ہے۔ سرجری میں کمال حاصل کرنا کارے دارد والا معاملہ ہوا کرتا ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے لوگ اسقدر محنتیں برداشت کرتے ہیں۔ اور اسقدر تکالیف شدیدہ اٹھاتے ہیں کہ کچھ بیان ہی نہیں ہوسکتا۔ مگر دینی کاموں میں وہ بڑے جلدباز ہوتے ہیں۔ وہ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ بغیر ہاتھ ہلائے کوئی کامیابی تمہارے پاس نہیں آسکتی۔ اگر تم کامیابی کا منہ دیکھنا چاہتے ہو تو اس کے لئے استقلال۔ صبر اور عزم مستقیم سے کمر باندھ لو۔ اور شجاعت کے ساتھ اس کی طرف آگے قدم بڑھاتے چلے جاؤ۔ وہ تمہارے لئے آنکھ باندھ کر انتظار کر رہی ہے۔ کہ کاش تم اس تک پہنچو۔ اور وہ تم سے بغلگیر ہو جاوے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کے حصول کا جو صحیح طریقہ اور راستہ ہے۔ اس سے داخل ہو جاؤ۔ واتوا البیوت من ابوابھا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ گھروں میں انکے دروازوں کے ذریعہ سے آنا چاہئے۔ اور وہ دروازہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اللہ سے ڈرو۔ تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔

پس رستگاری اور نجات کا طریقہ صحیح طور سے صرف اسلام نے بتایا ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کا ڈر۔ راس الحکمۃ مخافۃ اللہ سے زور کا آغاز ہے۔ مبارک ہیں۔ وہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ کامیاب ہونگے اسلام نے اس کے لئے بہت ہی صاف تعلیم دی ہے۔ اور اس پر عمل کرنا اور کاربند ہونا بہت ہی سہل اور آسان ہے۔ مگر اگر حقیقت میں پوچھو۔ تو بہت ہی مشکل اور دشوار ہے۔ اور اس کو نباہنا خدا کی توفیق اور اس کے فضل خاص سے میسر آسکتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ علاوہ ازیں وہ زرین اصول جن کی پابندی سے انسان اعلیٰ مراتب حاصل کرسکتا ہے۔ اور تقویٰ کے مدارج عالیہ تک صعود کرسکتا ہے۔ وہ امام بخاری کی صحیح بخاری کی پہلی حدیث شریف میں مذکور ہے۔ اور وہ انما الاعمال بالنیات۔ اعمال کے نیک نتائج اور ثمرات حسنہ نیتوں کے ساتھ ملتے ہیں۔ اگر کوئی کسی نیک عمل کو عادتاً یا رسماً کرتا ہے۔ تو اسے کوئی ثواب نہیں ملیگا اور اگر کوئی اسی کام کو اللہ کی رضاء چاہنے کے لئے کرتا ہے۔ تو وہی کام نیک نتائج اور اچھے ثمرات دے دیتا ہے۔ بات یہ ہے۔ جیسی نیت ویسے پھل۔ آج کل کے زمانہ میں اسلام کی عبادات صرف قشر رہ گئی ہیں۔ ان میں سے روح بالکل نکل گئی ہے۔ کیونکہ صرف رسم کو پورا کرنے کے لئے ادا کی جاتی ہیں۔ ان سے کوئی خاص نتیجہ مدنظر نہیں ہوتا۔ نماز عادت کے طور پر پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ نماز جو رضاء الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے پڑھی جاوے تو ضرور ہے۔ کہ اس کے اچھے نتائج جو کہ قرآن شریف میں پائے جاتے ہیں۔ حاصل ہوں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ نماز کی نسبت قرآن شریف میں لکھا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر۔ ضرور نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر تو بہت ہی بڑا ہے۔ بھلا قدوس اور پاک سے تعلق رکھنے والے اور اس سے تعلق اور پیوند لگانے والے کہیں گندے اور ناپاک رہ سکتے ہیں

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

اگر ہماری نماز ہمیں برائیوں اور بدیوں سے نہیں روکتی۔ تو وہ نماز نہیں کہلاسکتی۔ وہ صرف رسم ہے جو کہ گلے پڑا ڈھول ہمیں بجانا پڑتا ہے۔ اگر ہم ہر کام کرتے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیا کریں۔ اور ہر کام صرف اس کی رضاء کے لئے کیا جاوے۔ تو امید قوی ہے کہ ہم تھوڑے دنوں تک گند کی آلائشوں سے پاک ہو جاویں نماز مومن کا معراج ہے۔ اگر ہم اس کے ذریعہ عروج نہیں کرسکتے تو حیف اور افسوس ہم پر۔

غرضکہ یہ خوب یاد رہے کہ اعمال کے نتائج نیات پر موقوف اور منحصر ہیں۔ ہر عمل کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے رضوان کا حصول مسلم کی نیت میں ہو۔ اور اس کی ذات پاک کے سوا کسی کی خوشنودی کے لئے کوئی کام بھی نہ کیا جاوے۔ اگر انسان روزمرہ کے کاموں میں ایسی بات کا لحاظ رکھے۔ کہ میں اللہ ہی کے لئے کھاتا ہوں۔ اللہ ہی کے لئے پیتا ہوں۔ اللہ ہی کے لئے چلتا ہوں۔ اللہ ہی کے لئے بیٹھتا ہوں۔ اللہ ہی کے لئے کھڑا ہوتا ہوں۔ غرضیکہ میرا جینا مرنا نماز روزہ اور عبادت اللہ ہی کے لئے ہے۔ تو وہ جلد جلد اللہ کی طرف بڑھیگا۔ یہ ایک بڑا سخت مجاہدہ ہے۔ نفس کے برخلاف اور بہت بڑی ریاضت ہے۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین۔ کہدے میری نماز میری عبادت۔ میرا جینا میرا مرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو تمام کے پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور یہی مجھے حکم ہوا ہے۔ اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں

درس قرآن شریف کے نوٹ: حضرت خلیفۃ المسیح اول کے درس قرآن کے تفسیری نوٹ۔ آپ کو

دفتر الفضل قادیان سے چار روپے

قیمت پر ملسکتے ہیں۔ حجم ۲۰۲ صفحے۔

(مینیجر)

مہدئ آخرزمان کی صداقت کا نشانِ بیّن

مہدی کے معنی ہیں۔ ہدایت یافتہ و ہدایت کنندہ۔ اسلام میں مہدئ آخرزمان کے ظہور کی بشارت جو رسول کریم ؐ نے دی۔ اور جسکا ثبوت قرآن مجید اور دیگر پاک نوشتوں سے بھی ملتا ہے وہ اسی بناء پر تھی۔ کہ اُس پُرفتن (۱۴ ویں) صدی میں جبکہ گمراہی و غفلت حد درجہ کو پہنچ چکی ہوگی۔ تو حبیب خدا کا ایک مخلص غلام ؑ اور شریعت حقہ اسلامیہ کا عدیم المثال خادم اس تاریکی کے زمانہ میں بطفیل اتباع نبوی ؐ مہدی قرار پاکر اصلاح خلق کے لئے مبعوث ہوگا۔ لہٰذا اس میں دونوں باتیں ہونی چاہئیں۔ ایک یہ کہ خود ہدایت کے صراط مستقیم پر قائم ہو۔ دوسرے یہ کہ اوروں کو بھی اسی کی طرف بلائے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی ہدایت یافتہ و ہدایت کنندہ مصلح خلائق تھے۔ جن کی صدیوں بلکہ ہزارہا برس پہلے سے دنیا کو بشارت ملتی رہی۔ اور جن کے ظہور پاک کا نہ صرف ملت اسلام بلکہ جمیع ملل عالم کو کسی نہ کسی رنگ میں انتظار تھا۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہے۔ کہ حضرت ممدوح فی الواقع مہدی ہونے کی دونوں شانیں رکھتے تھے۔ اور اس جگہ ہم نقلی چنان وچنیں سے بحث کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ بر بنائے واقعات کچھ عرض کرتے ہیں۔

دیگر اقوام و مذاہب کے نزدیک معیار صداقت کچھ بھی ہو۔ لیکن ملت اسلام کے لئے قال اللہ وقال الرسول ؐ کی سند کافی و شافی حجت ہے۔ اب مسئلہ زیر غور کا ایک پہلو تو خود حضرت مسیح موعود کا ہدایت یافتہ ہونا ہے۔ اور دوسرا پہلو حضور ؑ کے فیض اتباع سے اوروں کا ہدایت پانا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کی زندگی شروع سے یوم الوصال تک ہر ایک لحاظ سے ایک قابل تحسین و لائق تقلید نمونہ رہی۔ بالکل احکام الٰہی کے ماتحت اور سنت نبوی کے مطابق۔ چونکہ اس بارہ میں آپ ؑ کے ایک ایک قول و فعل کی جانچ پڑتال موجب طوالت ہوگی۔ لہٰذا اتنا ہی کہدینا اس موقعہ پر کافی ہوگا۔ کہ آج تک کسی مخالف کو یہ کہنے اور ساتھ ہی ثابت کر دکھانے کی جرأت و توفیق نہیں ہوئی۔ کہ آپ کی فلاں بات قرآن پاک یا اسوۂ صاحب لولاک کے خلاف تھی۔ اور انشاء اللہ تا قیامت بھی کوئی مخالف ہماری اس تحدی کو توڑ سکنے کی توفیق نہیں پانے کا۔

اب رہا آپ ؑ کے مہدی ہونے کا دوسرا پہلو یعنی اوروں کے لئے موجب ہدایت ہونا۔ اس کی نسبت ہم ذرا تفصیل و وضاحت سے کام لینا چاہتے ہیں۔ و باللہ التوفیق ٭

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مشہور قول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور یوں بھی یہ ایک مسلّم صداقت ہے۔ کہ جس شخص کی صحبت یا متابعت سے لوگوں میں پاک تبدیلی ہو جاتی اور ان پر نیک و قابل تحسین اثر پڑتا ہو۔ اس کے تقدس اور تاثیر باطنی کو باخدا و برحق ہونے کی دلیل سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں۔ کہ ایک ضال و مضل کاذب و مفتری کی پیروی لوگوں کو نیک کردار، پرہیزگار و تقویٰ شعار۔ اطاعت گذار بنا سکے۔ یا بالفاظ دیگر ایک راہ راست سے بھٹکے ہوئے اور نیز دوسروں کو گمراہ کرنے والے انسان کے نقش قدم پر چلکر کوئی شخص متقی، خدا دوست اور دیندار بن سکے ٭

اس حقیقت کی تفتیش کے لئے بفضل تعالیٰ احمدی قوم کا نمونہ بالعموم ایک طمانیت بخش ذریعہ ہے۔ (فالحمد للہ علےٰ ذالک) چنانچہ مخالفین تک کی زبانی و تحریری شہادتیں اس بارہ میں کافی سے زیادہ مل سکتی ہیں۔ اور محض فضل ایزدی سے یوں تو ہر ایک احمدی کی شبانہ روز زندگی بھی متلاشیان حق کے لئے موجب تسلی ہو سکتی ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس شہادت کا ایک بڑا زبردست مجموعی نظارہ خصوصیت سے دیکھنے میں آتا ہے جس کی نظیر آج دنیا کے پردہ پر کسی ملک و قوم میں نہیں مل سکتی۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہی حضرت مسیح موعود مہدی آخرزمان ؑ کی صداقت کا نشان بیّن ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس نشان کی بقدر حاجت توضیح کریں پہلے اس پر غور کر لینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک انتہائی غفلت و ضلالت کے زمانہ میں ہدایت یافتگی کا مفہوم کیا ہو سکتا ہے۔ سو اس پر خواہ کتنا ہی غور کیجئے۔ بجز اس کے آپ اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ کہ جو لوگ گمراہی و خدا فراموشی کے خطرناک غار سے نکلکر شاہراہ ہدایت پر گامزن ہوں۔ ان کی عملی زندگی میں برخلاف عامہ خلائق کے چند امتیازی خصوصیات اس قبیل سے پیدا ہو جانی چاہئیں۔ کہ وہ اپنے مولیٰ سے ایک تعلق شدید رکھتے ہوں۔ اس کی راہ میں ہر تکلیف و قربانی کو بطیب خاطر گوارا کرتے ہوں۔ اس ہی کی رضاء حاصل کرنے کی خاطر دینی اغراض کو دنیوی مقاصد پر مقدم سمجھیں۔ طاعت و عبادت میں تن آسانی و ہوائے نفسانی سے بیگانگی برتتے ہوں۔ ان کے اموال اور نفوس صدق و حق کی خدمت میں بکمال اخلاص وقف ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب ذرا تھوڑی دیر کے لئے آپ دسمبر کے آخری ہفتہ میں اس بستی پر ایک نظر ڈالئے۔ جسے دار الامان قادیان کہتے ہیں۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ ہر طبقہ کے ہزارہا مخلصین دور دور سے اس مقدس قریہ دکدعہ کی طرف جوق جوق آرہے اور پروانہ وار اپنے امام کے گرد جمع ہو رہے ہیں۔ جو پانچ چھ لاکھ آدمی کی جماعت کا ایک ہی متفق علیہ و مفترض الطاعت پیشوا ہے۔ (صلوٰۃ اللہ علیہ)

ان سب نے اس شدید سردی کے موسم میں خوشی خوشی ہر طرح کی تکلیف و زیر باری گوارا کی۔ صدہا بلکہ بلحاظ مجموعی ہزاروں کوس کا سفر گوناگوں زحمتیں اٹھا کے طے کیا۔ بیسیوں بلکہ سینکڑوں روپے مہدی آخرزمان کے تصدق اپنے مولیٰ کی راہ میں نثار کئے۔ اپنے اپنے گھر پر خدا جانے کیسے کیسے آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہونگے۔ مگر یہاں زمین پر پیال کا بچھونا ان کے لئے سیجوں سے کہیں زیادہ راحت بخش و مسرت خیز ہے۔ اور لنگر خانے قدوس کے پیارے مسیح ؑ کا لنگر ان کے نزدیک وہ مطبخ پاک ہے۔ جس کی دال روٹی یا گوشت روٹی کے آگے شاہی دستر خوانوں کی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں ہیچ ہیں۔ پھر دن رات کے کسی حصہ میں وہاں چار سو پھر کے دیکھ لیجئے۔ ممکن نہیں۔ کہ آپ بغیر عبادت کو مصروف یاد الٰہی نہ پائیں۔ یہ [illegible] کا جائزہ ہے۔ کہ دانت سے دانت سمجھتا ہے۔ رات کی پچھلی گھڑیاں ہیں۔ جا بجا صدہا احمدی تہجد گذاری میں اپنے مولیٰ کے حضور گرے ہوئے ہیں۔ موسم سرما کے وہ اوقات صبح ہیں۔ جن میں عام مدعیان اسلام سے بھی کہیں پہلے۔ یعنی بسا اوقات چار یا پانچ ہی بجے سے تمام مسجد نمازیوں سے بھر جاتی ہے۔ پھر شائقان نماز باجماعت کا سلسلہ بڑھتے بڑھتے گلیوں و کانوں اور چھتوں تک کو سجدہ گاہ بنا دیتا ہے۔ ان میں سارے ہی عالم فاضل یا مولوی تعلیم یافتہ جنٹلمین مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور حق کے

ہمو شخ دوسرے نام نہاد مسلمان کبھی برسوں بھی صوم وصلوٰۃ کے پاس نہیں پھٹکتے۔ چہ جائیکہ ایسے اوقات میں شدائد موسم برداشت کر کے نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ ان میں کوئی پورب کا ہے۔ کوئی پچھم کا۔ کوئی اتر کا تو کوئی دکن کا۔ مگر آپس میں ایسے اخلاص والفت سے ملتے ہیں۔ کہ آج دوسروں میں حقیقی بھائی بھی ایسے قلبی تعلقات کو ترستے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے ذی علم۔ ذی وجاہت۔ امیر ورئیس اور اعلیٰ عہدیدار بھی ہیں۔ مگر جیسا کہ اسلام کا منشا ہے۔ ان کا برتاؤ عام غریب بھائیوں سے بھی وہی ہے۔ جو اپنے ہم پلہ خواص کے ساتھ ہوتا ہے۔ واللہ کہ یہاں بلند نام رؤساء تک بڑی خاکساری وانکساری کے ساتھ معمولی کس مپرس افراد جماعت کے شریک حال ہوتے اور برادرانہ سلوک مساوات برتتے دیکھے جاتے ہیں جب ان مردان خدا اور عاشقان صدق وصفا کی مجالس وعظ منعقد ہوتی ہیں۔ تو خاص وعام خورد وبزرگ سب کے سب ایک ہی رنگ میں رنگین قال اللہ وقال الرسولؐ کے متوالے۔ دینی ذکر اذکار کے لئے ہمہ تن گوش دیکھے جاتے ہیں۔ اور جلسوں میں تو آپ نے چیرز کا شور سنا ہوگا۔ مگر یہاں قابل تحسین موقعوں پر ہر طرف سے سبحان اللہ صل علیٰ کی پیاری صدائیں سننے میں آتی ہیں۔ اغیار کی مجالس میں تو من گھڑت سفلی تدابیر پر سارا زور ہوتا ہے۔ لیکن یہاں بفضل خدا وبطفیل مصطفےٰ الغت سے بے تک تمام غور و فکر اور گفت وشنید کا ما حاصل یہی ہوتا ہے۔ کہ تم اپنی ہر بات میں خدا کے ہو جاؤ۔ خدا تمہارا ہے۔ پھر جکار یہ اس کا سبب۔ رسول عربیؐ (فداہ نفسی) کے دوسرے نام لیوا تو ایمان دین وایمان فقط دل میں یا نوک زبان پر رہنا کافی سمجھے بیٹھے ہیں مگر تم سچ مچ اپنے وجود کے ذرہ ذرہ سے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ کہ فی الواقع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام غلام ؑ کے غلام ہو۔

اس نازک وقت میں جبکہ دنیا کا سیاسی مطلع غبار آلود ہے۔ خدا کے فضل سے پورے پورے صدق واخلاص کے ساتھ جس میں ریاکاری یا زمانہ سازی اور پالیسی کا ذرہ برابر بھی شائبہ نہیں۔ تمام افراد جماعت اس عقیدہ پر قائم ہیں۔ کہ اپنی سلطنت کی خیر اندیشی اور وفاشعاری بموجب احکام خدا ورسولؐ و باتباع امام علیہ السلام ہمارا فرض ہے۔

پھر اس جماعت کے معمولی سے معمولی افراد بلکہ بعض عامی دامی تک اللہ کی عنایت سے عام مولوی ملانوں کی نسبت کہیں زیادہ اسلامی حمیت۔ دینی غیرت۔ شوق طاعت اور قرآن کریم سے محبت رکھنے والے اسرار حقائق مذہبی سے آگاہ۔ علماً دیندار و تقویٰ شعار پائے جاتے ہیں۔ غرض اس قسم کی صدہا باتیں ہیں۔ جن سے مخالفین تک آج انکار نہیں کر سکتے۔

پس اے حق کے متلاشیو! اور خاص کر ملت اسلام کے حق پسندو! تمہیں خدا ورسولؐ کا واسطہ۔ ذرا انصاف سے کہنا۔ کہ کیا یہ حالات کسی گمراہ اور دین و دانش سے بیگانہ فرقہ کے ہو سکتے ہیں؟ دنیا میں آج نہیں بلکہ اس کی ساری پچھلی تاریخ بھی چھان کر کوئی ایک ہی مثال ایسی پیش کرو۔ کہ کسی ضال اور مضل کی معیت ومتابعت سے خلق اللہ کی عملی زندگی میں یہ پاک تبدیلی پیدا ہوئی ہو۔ اور کیا ہمارے امام پاک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم وتربیت کے یہ نیک نتائج اس امر کا بیّن نشان نہیں۔ کہ آپ واقعی خدا کے راستباز مامور تھے۔ خود بھی منجانب اللہ ہدایت یافتہ اور دوسروں کے لئے بھی ہادی برحق۔ جیسا کہ بروز مصطفےٰ صلعم کو بموجب الٰہی وعدوں کے ہونا چاہیئے تھا۔ سو الحمدللہ کہ ہم نے آپؑ کو پہچانا اور مانا۔ خدا سے دعا ہے۔ کہ امت محمدیہ کے دیگر افراد کو بھی یہ سعادت نصیب ہو۔ آمین۔

اس مضمون کے اور بھی کئی پہلو محتاج تفصیل ہیں مگر اس جگہ بخوف طوالت اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں۔ والسلام۔ علےٰ من اتبع الھدایٰ۔

(خاکسار احمد حسین احمدی۔ فرید آبادی از دہلی)

بقیہ از صفحہ نمبر ۴

(۱۱) ڈیون پورٹ نے اپنی کتاب موسومہ "محمد اور قرآن" میں اسلام کے صحیفہ آسمانی کے متعلق یہ خیالات ظاہر کئے ہیں "قرآن عالم اسلامی کا ایک مشترکہ قانون ہے۔ یہ معاشرتی ملکی۔ تجارتی۔ فوجی۔ عدالتی۔ اور تعزیری معاملات پر حاوی ہے۔ لیکن بایں ہمہ ایک مذہبی ضابطہ ہے۔ اس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنایا ہے۔ مذہبی رسوم سے لیکر حیات روزمرہ کے افعال روحانی نجات سے جسمانی صحت۔ اجتماعی حقوق سے انفرادی حقوق شرافت سے جنایت اور دنیوی سزا سے لیکر آخروی عقوبت تک تمام امور کو سلک ضابطہ میں منسلک کر دیا ہے"۔ ایک اور مقام پر لکھا ہے "قرآن کے بیشمار اوصاف میں سے دو زیادہ واضح ہیں۔ اول وہ ہیبت واحترام کا لہجہ جو اس خالق اکبر کے متعلق ہر جگہ اس میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جس کی طرف کوئی انسانی کمزوری اور انسانی خواہش منسوب نہیں کی گئی۔ دوسری خوبی یہ ہے۔ کہ اسمیں اول سے آخر تک غیر فصیح۔ مخرب اخلاق اور نامناسب خیالات۔ محاورات اور حکایات کا نام ونشان تک نہیں پایا جاتا جو تمام خرابیاں افسوس ہے کہ اس کتاب میں بکثرت موجود ہیں۔ جسکا نام پیروان مسیح نے "عہد قدیم" رکھا ہے"۔

(۱۲) کوارٹرلی ریویو میں ایک محقق عیسائی نے قرآن پر یوں خامہ فرسائی کی تھی "ہم اس عجیب کتاب کی ماہیت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جس کی اعانت سے عربوں نے سکندر اعظم کے جہان سے بڑا جہان اور روم کی سلطنت سے وسیع تر سلطنت فتح کرلی۔ اور جسقدر زمانہ کہ روم کو اپنی فتوحات حاصل کرنے میں درکار ہوا تھا۔ اس کا دسواں حصہ بھی ان کو نہ لگا ایسی کتاب جس کی اعانت سے جلد ہی شام میں عرب لوگ بحیثیت سلاطین یورپ میں آ گئے تھے۔ جہاں کہ اہل فنیقیہ تاجروں کی حیثیت سے اور یہود پناہ گیروں یا قیدیوں کی طرح آگئے تھے۔ یہی لوگ مع ان پناہ گیروں کے (قرآن کی مدد سے) یورپ کو انسانیت کی روشنی دکھلانے کے واسطے نمودار ہوئے تھے۔ یہی لوگ جبکہ تاریکی محیط ہو رہی تھی۔ یونان کی مردہ عقل اور علم کو زندہ کرنے اور اہل مغرب و اہل مشرق کو فلسفہ۔ طب۔ ہیئت اور نظم لکھنے کا خوشنما اور دلچسپ فن سکھانے کے لئے آئے۔ اور علوم جدیدہ کے بانی مبانی ہوگئے تھے۔

تصحیح۔ صفحہ ۴ پر "ان میں سارے ہی عالم فاضل یا مولوی جنٹلمین کہلاتے ہیں" لکھا ہے وہ غلط ہے اصل عبارت یوں ہے۔ "ان میں سارے ہی عالم فاضل یا مولوی ملان نہیں ہوتے بلکہ ایک بڑا حصہ ان لوگوں کا بھی ہوتا ہے جو نئی روشنی کے تعلیم یافتہ جنٹلمین کہلاتے ہیں"۔

مسیح موعود کا ایک پرانا خط

ہمیں شیخ محمد شفیع صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لودھانہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند پرانے خطوط کی نقلیں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک خط ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ شیخ صاحب موصوف کے ہم ممنون ہیں۔ کہ انھوں نے ان خطوط کی نقول حاصل کرنے میں خاص کوشش اور سعی فرما کر ہمیں انکے شائع کرنے کا موقعہ دیا۔ (ایڈیٹر)

(نقل از نوٹ بک نواب علی محمد خانصاحب جھجر مرحوم)

مخدومی مکرمی عنایت فرمائے ایں عاجز نواب صاحب علی محمد خانصاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد ہذا اس عاجز نے ماہ صفر ۱۳۰۰ھ میں آپکے حق میں بہت سی دعائیں کیں۔ اور میں امید نہیں رکھتا۔ کہ کوئی گدا حضرت کریم میں اس قدر دعائیں کرکے پھر بھی محروم رہے۔ سو اگرچہ تعین نہیں ہوسکی۔ مگر امید واثق ہے۔ کہ خداوند کریم آپ کے حال پر جس طرح سے چاہے گا۔ کسی وقت رحم کریگا۔ وھو ارحم الراحمین۔ میں نے قریب صبح کے کشف کے عالم میں دیکھا۔ کہ ایک کاغذ میرے سامنے پیش کیا گیا۔ اس پر لکھا ہے۔ کہ ایک ارادت مند دھیانہ میں ہے۔ پھر اس کے مکان کا پتہ مجھے بتلایا گیا۔ اور نام بھی بتایا گیا۔ جو مجھے یاد نہیں۔ اور پھر اس کی ارادت اور قوت ایمانی کی یہ تعریف اسی کاغذ میں لکھی ہوئی دکھائی۔ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ وہ کون شخص ہے۔ مگر مجھے شک پڑتا ہے۔ کہ شاید خداوند کریم آپ ہی میں وہ حالت پیدا کرے۔ یا کسی اور میں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اپنی خیروعافیت سے اطلاع بخشیں۔

والسلام۔

الراقم۔ عاجز غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور
(مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء)

ریویو

معین المبلغین

یہ منشی احمد حسین صاحب فرید آبادی کی تصنیف ہے۔ جس میں پہلے تو چند ضروری باتیں لکھی ہیں۔ جن پر سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کے لئے مبلغ کو بولنا چاہئے۔ پھر وفات مسیح اور دعاوی مسیح موعود کے متعلق نہایت برجستہ دلائل مع حوالجات دئے ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف معین المبلغین ہے۔ بلکہ ایک قسم کا تبلیغی رسالہ ہے جس سے کم فرصت لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ڈیڑھ آنہ ۱؍۔ دفتر الفضل قادیان اور منشی احمد حسین صاحب کمرہ نگس۔ احمدیہ کمیشن ایجنسی دہلی سے مل سکتا ہے۔

ظہور المہدی یا زنج احمدیہ

یہ ظہور المسیح نہیں۔ بلکہ اور کتاب ہے۔ ۳۵۲ صفحے حجم گنجان تحریر جس میں یقیناً پانچ چھ سو صفحہ کا مضمون ہے۔ احمدی مذہب کو آمنت باللہ سے لیکر الیوم الآخر تک مدلل و مفصل بیان کیا گیا ہے۔ ہر مسئلہ کے لئے آیات سے احادیث سے روایات سے اسقدر دلائل جمع کر دئے ہیں۔ کہ طبیعت سیر ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب ایک مناظر کے لئے ایک مبلغ کے لئے۔ ایک طالب حق کے لئے ایک احمدی کی وسعت معلومات کے لئے ایک مذاہب عالم پر بنظر تنقید کرنے والے کے لئے یکساں مفید ہے۔ منگوا کر دیکھئے۔ قیمت۔ بجائے دو روپے کے ایک روپیہ۔ دفتر الفضل سے طلب فرما دیں۔

فتویٰ کفر کا جواب

جن باتوں کی بنا پر علماء نے حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ وہ سب ایک جگہ جمع کرکے ان کا مدلل و مفصل جواب ۴۸ صفحے پر دیا گیا ہے۔ احباب ۳؍ کے ٹکٹ بھیجکر تشحیذ ماہ جنوری منگالیں۔

(دفتر تشحیذ الاذہان قادیان)

نومبائعین

مستری قادر بخش صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
منشی گل محمد صاحب۔ ضلع شاہ پور
نبی بخش صاحب۔ گل فروش۔ وزیر آباد۔
قائم دین صاحب۔ سنگدوٹ
مسماۃ امام بی بی صاحبہ۔ ״
فتح محمد صاحب۔ ملود
شاہ سوار صاحب۔ گوٹ گوندل